Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | اتوار ۱۳؍جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ؍ ۲۲ صلح ۱۳۶۸ہش ؍ ۲۲ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۹

# ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(تائیدِ حق پر اگر کوئی قلم یا کوشش کرے تو حضور بڑی قدر کرتے تھے۔ اس بارہ میں فرمایا:)

"اگر کوئی تائیدِ دین کیلئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں۔ اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسان ہو جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلادے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہم ہر ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو بچے ہوں دوست ہوں۔ سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷)

"ہماری رائے تو یہی ہے کہ جس کو آنکھیں دیکھتی ہیں۔ ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں اگر ہم ان باتوں کو ان دنیا پرستوں کی مجلس میں بیان کریں تو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں مگر ہم کو رحم آتا ہے کہ افسوس یہ لوگ اس کو نہیں دیکھ سکتے جو ہم دیکھتے ہیں۔"

ملفوظات جلد دوم صہ ۱۵۹

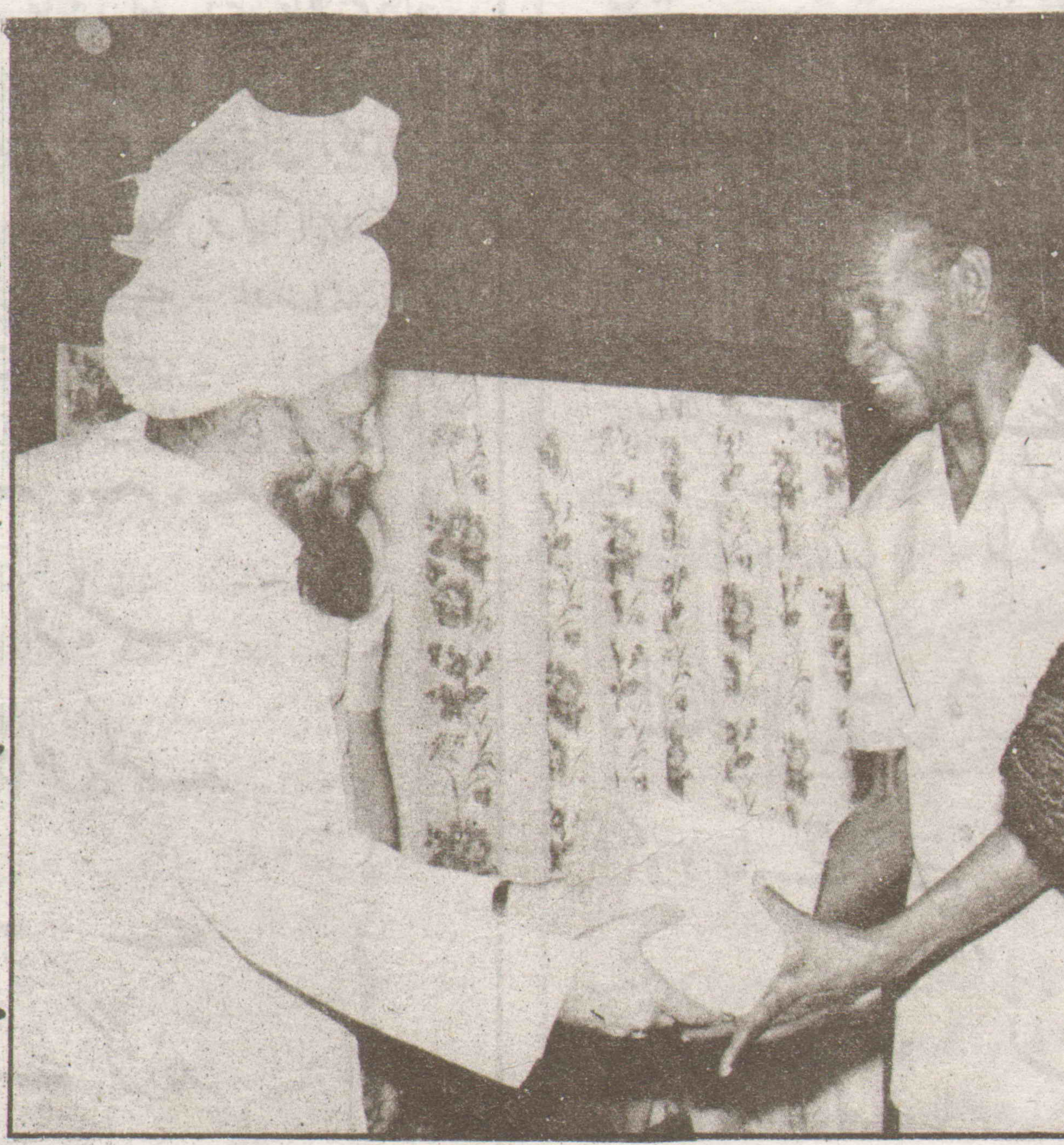

## تنزانیہ کے وزیرِ اعظم کی حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات

حضور کا دورہ تنزانیہ ۱۹۸۸ء

تنزانیہ کے وزیر اعظم جناب جوزف واریوبا صاحب JOSEPH WARIOBA سے ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ نے بعض کتب بطور تحفہ پیش فرمائیں۔

اخبارِ احمدیہ

## مولوی منظور چنیوٹی کے بیان پر ناظر امورِ عامہ کا پریس ریلیز

ربوہ: جماعت احمدیہ کے ناظر امور عامہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ:

مولوی منظور احمد چنیوٹی ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف الزام تراشی کرتے چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک حالیہ بیان میں یہ "انکشاف" کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ انہیں قتل کرانا چاہتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب کا یہ بیان ان کی سالقہ بے بنیاد بیان بازیوں اور غلط بیانیوں کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں وہ گزشتہ پچیس تیس سال سے سرگرداں ہیں۔ اور یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ امن پسند ہے اور تشدد کا جواب تشدد سے دینے کی قائل نہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس سے بیشتر انہوں نے اسلم قریشی کے حوالے سے زمین و آسمان ایک کر رکھا تھا۔ اخبارات میں ان کا بیان موجود ہے کہ اسلم قریشی کو امام جماعت احمدیہ نے قتل کروادیا ہے۔ اور وہ اس حد تک اپنے اس دعویٰ پر بضد تھے کہ اس کے غلط ہونے کی صورت میں سرِعام گولی کھانے کیلئے تیار تھے۔ قدرت نے ان کی ایسی کذب بیانیوں کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ اور اب اپنی خفت کو چھپانے کیلئے انہوں نے یہ بیان دے دیا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ انہیں قتل کروانا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح اسلم قریشی کی بجائے خود شہادت کا رتبہ حاصل کر کے اپنی لیڈری چمکانا چاہتے ہیں۔

ناظر صاحب امور عامہ نے کہا کہ جبکہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے صرف اس امر کا ذکر کیا ہے کہ بعید نہیں کہ مولوی منظور چنیوٹی اپنی ظالمانہ کارروائیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی گرفت کا نشانہ بنیں۔ خود مولوی منظور چنیوٹی نے بھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ احمدیہ جماعت ۱۵ ستمبر تک ختم ہو جائے گی۔ پتہ نہیں اس کے لیے "قتل و غارت" کا وہ کون سا منصوبہ تیار کر رہے ہیں۔

## صدقہ بلا کو ٹالتا ہے

الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے
(مینجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲ صلح ۱۳۶۸ ہش ۲۲ جنوری ۱۹۸۹ء

# اپنے بھائی کا آئینہ

ہم سب کو ایک دوسرے کا آئینہ بن جانا چاہیئے۔ ہمیں دیکھ کر دوسرے یا دوسروں کو دیکھ کر ہم یہ جان لیں کہ خامی کہاں کہاں واقع ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ہم دوسروں سے کچھ نہ کہیں اور دوسرے ہم سے کچھ نہ کہیں۔ اس بات کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ اور بہت کچھ لکھا بھی جا چکا ہے۔ آئینہ کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں کہ وہ کسی سے کچھ کہے بغیر اس کے نقص بتا دیتا ہے۔ جسمانی نقص یعنی چہرے پر میل لگی ہے کوئی تل ہے وغیرہ وغیرہ لیکن آئینہ کے متعلق آج ہم بھی ایک بات کہنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اچھا آئینہ بننے کے لئے آئینہ کی اپنی صفائی اور پوری طرح صیقل ہونا لازمی ہے۔ اگر آئینہ دھندلا ہو تو دوسرے کی خامیاں بتائے گا تو سہی لیکن دھندلی سی بات کرے گا اور ساتھ دیکھنے والا آئینہ سے چڑ بھی جائے گا کہ اس میں تو نظر ہی کچھ نہیں آتا یا نظر آتا ہے تو صاف نہیں۔ آئینہ صاف ہو اور پوری طرح صیقل شدہ ہو تو اس میں دیکھنے کا لطف بھی آتا ہے۔ اور دیکھا بھی پوری طرح جاتا ہے۔

یہ کہنا کہ ہم ایک دوسرے کا آئینہ ہیں اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو صاف رکھیں اور ہمارا دل ہماری روح پوری صیقل شدہ ہوں۔ تاکہ لوگ ہمیں دیکھ کر۔ یعنی ہماری زندگی کو دیکھ کر—— خوش ہوں کہ بھئی دیکھنے کا لطف آگیا۔ اور ان کا اپنا چہرہ بھی ہر تفصیل کے ساتھ ان کے سامنے آجائے۔ پس کسی کے لئے دھندلا آئینہ نہ بنیئے۔ صاف رہیئے صیقل شدہ رہیئے۔ یعنی اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنایئے۔ اتنی بہتر کہ ہر دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ اسے ابھی کچھ اور کوشش کرنی ہے تاکہ وہ ہم جیسا ہو جائے۔

آیئے ہم ایک دوسرے کا آئینہ بن جائیں اور اپنی خاطر بھی اور دوسروں کی آسانی کی خاطر بھی اس آئینہ کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں۔ ہمارا آئینہ بننا ہمارے اخلاق اور کردار سے تعلق رکھتا ہے ہمارے اخلاق اور ہمارا کردار دیکھ کر دوسرے لوگ اپنی سمت کو درست کریں۔ یہی ایک اچھے آئینہ کی خوبی ہے۔ اور اس خوبی کے بغیر آئینہ آئینہ کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔

خدا کرے کہ ہم نہایت صاف اور شفاف آئینہ بن سکیں۔

جس کسی کا بھی ستارہ ہو بلند
اس پہ ذرّے کس طرح ڈالیں کمند
وار جو اس پر کرے شمشیر سے
اپنے ہاتھوں خود کو پہنچائے گزند

—— ابوالاقبال

# کیسا شناور دیکھو

اپنے باہر کبھی دیکھو کبھی اندر دیکھو
دیکھنا ہے تو ہر اک چیز مکرر دیکھو

جنکی پرواز خلا میں انہیں لے جاتی تھی
پر بریدہ وہ طیور آج زمیں پر دیکھو

خاکساری سے پہنچتا ہے سرِ عرش بریں
آدمیت کے تشخص میں سکندر دیکھو

جو چلے ساتھ اسے ساتھ لئے جاؤ تم
ہے جو ہر شخص میں پوشیدہ وہ رہبر دیکھو

یہ بڑے لوگ کسی شخص کی کب سنتے ہیں
بات کرنا ہو تو مجھ سا کوئی احقر دیکھو

دیکھئے تو یہی لگتا ہے کہ منزل ہے قریب
کسقدر ہے یہ مسافت کبھی چل کر دیکھو

میرے چہرہ پہ جو ہر لمحہ نیا روپ ہے
مجھکو تبدیلیٔ حالات کا خوگر دیکھو

بے نیازانہ پیو اپنی نگاہوں کے طفیل
مے جو مل جائے تو ہر چیز میں ساغر دیکھو

راکھ سے جو بھی ابھرتا ہے جلا دیتا ہے
راکھ کیا دیکھ رہے ہو کوئی اخگر دیکھو

میں کہ پانی میں اترتے ہوئے ڈرتا تھا نسیم
کود جانے سے بنا کیسا شناور دیکھو

نسیم سیفی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

### حاصل مطالعہ

# کتاب حقائق کے چند منتشر مگر فکر انگیز اوراق

تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے ہر نوع کے قدیم و جدید لٹریچر کی ورق گردانی میری روح کی غذا اور میری زندگی کا ایک لازمی عنصر بن چکا ہے۔ صحبت امروزہ میں قارئین الفضل کو اپنی ایک زیر مطالعہ ایک کتاب کے مفید اور معلوماتی مضامین سے متعارف کرانے کے لئے اس کے چند اقتباسات سپرد قرطاس کر رہا ہوں۔ خدا کرے میری یہ حقیر سی کوشش علمی ریسرچ کی نئی شمعیں جلانے اور نئے دریچے کھولنے کا موجب ثابت ہو۔

——— دوست محمد شاہد

## ایک مسلم مملکت کی تین سربراہ خواتین

متحدہ ہندوستان میں بھوپال ایک مشہور مسلم مملکت تھی جس کی بنیاد اٹھارویں صدی عیسوی کے آغاز میں پڑی اور جون ۱۹۵۶ء میں بھارت کے صوبہ مدھیا پردیش میں شامل کر دی گئی۔ اس مملکت کے آخری مسلم تاجدار نواب حمید اللہ خاں (۱۸۹۴ء — ۱۹۶۰ء) تھے جنہوں نے مئی ۱۹۲۶ء میں اپنی والدہ نواب سلطان جہاں بیگم کی تخت سے دستبرداری کے بعد زمام حکومت سنبھالی۔ ۱۹۴۶ء میں عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شرکت کیلئے سیدنا حضرت فضل عمر نے دہلی میں جن عمائدین ملت سے کامیاب رابطہ قائم فرمایا ان میں نواب موصوف بھی تھے آپ کی والدہ سے قبل نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اور ان سے پہلے نواب قدسیہ بیگم، ریاست کی سربراہ کے شاہی فرائض انجام دیتی رہیں اور اپنے حسن انتظام، خداداد ذہانت اور فیاضی اور دینی خدمات سے ریاستوں کی تاریخ میں بہت نام پیدا کیا ریاست بھوپال کے قیام کا پس منظر کیا ہے اور ان تین مسلم فرمانروا خواتین و بیگمات کے حالات کیا ہیں؟ اس کی تفصیل مورخ کشمیر جناب منشی دین محمد صاحب مرحوم ایڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور کی کتاب "یادگار دربار تاجپوشی دسمبر ۱۹۱۱ء حصہ دوم (صفحہ ۶۶۲ تا ۶۶۹) کے الفاظ میں ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ منشی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

### نواب دوست محمد خان کی حکومت

موجودہ ہر ہائینس بیگم صاحبہ نواب دوست محمد خان صاحب کی آٹھویں پشت سے ہیں۔ جو تیراہ مرزائی خیل سے بتلاش معاش بعہد بہادر شاہ ۱۷۰۸ء میں دہلی آئے۔ اور آتے ہی شاہ دہلی سے پرگنہ بیرسیہ کے متعلق معاہدہ کر کے وہاں پہنچے۔ جنہوں نے اپنی شجاعت و ہمت سے بہت جلد اپنے مقبوضات کو بڑھا کر اسلام نگر اور بھوپال آباد کئے۔ چنانچہ بھوپال کو شاندار محلات۔ دیگر عمارات اور تعمیر قلعہ فتح گڑھ سے ممتاز بنایا۔ اور بالآخر خود آزاد ہو کر "نواب" بن گئے۔
۱۷۲۰ء میں نظام دکن سے قدرے چشمک ہوئی۔ مگر پھر جلد صلح بھی ہو گئی نواب دوست محمد خان ایک مضبوط دل کے جری شخص تھے جن کی یادگار بھوپال کا موجودہ حکمران خاندان ہے۔ نواب دوست محمد خان کا انتقال ۱۷۴۰ء میں ہوا۔

### سلطان محمد خان کی مسند نشینی

چونکہ نواب دوست محمد خان کے بڑے بیٹے نواب یار محمد خان ان کی زندگی میں ہی نواب قمرالدین خان بہادر نظام الملک کے ہمراہ جو دہلی سے لوٹتے ہوئے اسلام نگر پر ٹھہرے تھے ان کے ساتھ دکن چلے گئے تھے۔ اس پر ان کی عدم موجودگی میں بقیہ پٹھانوں نے نواب دوست محمد خان کے چھوٹے صاحبزادے سلطان محمد خان کو مسند نشین کر دیا۔

### نواب یار محمد خان کی مسند نشینی

لیکن جب نظام الملک کو نواب دوست محمد خان کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے نواب یار محمد خان کو کچھ فوج اور ماہی مراتب ساتھ کر کے بھوپال میں بھیجدیا۔ جہاں پہنچ کر وہ سلطان محمد خان کو معزول کر کے خود مسند نشین ہوئے۔ اور سلطان محمد خان کی جاگیر مقرر کر دی۔

### نواب فیض محمد خان کی مسند نشینی

چونکہ ۱۷۵۴ء میں نواب یار محمد خان کا انتقال ہو گیا اس لئے ان کے بڑے بیٹے نواب فیض محمد خان گیارہ سال کی عمر میں مسند نشین ہوئے۔ مگر انہوں نے خود گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور انتظام ریاست بعض خیر خواہ کارپردازان ریاست اور اپنی سوتیلی والدہ ممولا بی کے سپرد کیا۔ لیکن دوسرے کارپردازوں میں بیجے رام دیوان زیادہ سر کردہ تھے۔ جنہوں نے پہلے تو عمدہ انتظام کے ذریعہ مقبوضات کو بھی وسعت دی۔ مگر بعدہٗ پیشوا باجی راؤ کو ملک کا بہت سا حصہ دے دیا۔ اور نواب فیض محمد خان ۱۷۷۷ء میں لاولد انتقال کر گئے۔ جس پر ان کے بھائی حیات محمد خان مسند نشین ہوئے۔ انہوں نے بھی گوشہ نشینی اختیار کی جنہوں نے ایک گونڈ ایک گوسائیں اور دو برہمنوں کو مسلمان کیا تھا۔
اس لئے ۱۷۷۸ء میں وزارت گونڈ لڑکے کو جس کا نام انہوں نے فولاد خان رکھا تھا۔ دیدی۔ جس نے کرنل گڈارڈ کو جنہوں نے بنگال سے بمبئی کی طرف گویا کو پیشوا بنانے کے لئے چڑھائی کی تھی بڑی مدد دی۔ ۱۷۷۹ء میں فولاد خان کے انتقال پر یار محمد خان کی بیوہ نے حیات محمد خان کے مسلمان کئے ہوئے برہمن کو وزیر مقرر کیا۔ اور اس کمزور وزارت کی بدولت وہ روسائے پنڈاری و مرہٹہ کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ آخرکار وزیر محمد خان جو نواب کا بھتیجہ تھا۔ ایسے آڑے وقت میں آ پہنچا اور بھوپال کی بگڑی ہوئی حالت کو سنبھال لیا۔ مگر بعض امراء و افسران ریاست کے رشک و حسد کا یہ نتیجہ ہوا کہ وزیر محمد خان کو بھوپال چھوڑنا پڑا۔ اور سندھیا کے افسر امیر خاں نے قلعہ بھوپال کی کمانڈ اپنے ہاتھ میں لے لی۔ مگر پھر وزیر محمد خان واپس آیا۔ اور سندھیا بھوپال کی حکومت چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔
حیات محمد خان کا ۱۸۰۷ء میں انتقال ہوا اور ان کے بعد گو نواب غوث محمد خان برائے نام رئیس ہوئے۔ مگر وزیر محمد خان نے طاقت حاصل کر لی۔ ریاستی سازشوں کے ایک لمبے سلسلہ میں ناگپور کے صادق علیخان نے بھوپال پر حملہ کیا جو ناکام ہوا۔ دوسری مرتبہ ۱۸۱۳ء میں گوالیار اور ناگپور کی فوج نے بھوپال پر مشترکہ یورش کی۔ جس کا وزیر محمد خان نے نہایت جرأت و شجاعت سے آٹھ ماہ تک مقابلہ کیا۔ بالآخر برٹش گورنمنٹ کے دخیل ہونے پر محاصرہ چھوٹا۔ وزیر محمد خان کا نو برس حکومت کرنے کے بعد ۱۸۱۶ء میں انتقال ہوا۔ جس پر ان کے بیٹے نواب نظر محمد خان جانشین ہوئے۔ جنہوں نے برٹش گورنمنٹ سے تعلقات کو مستحکم کر کے باضابطہ معاہدہ کیا۔ ان کے انتقال پر نواب قدسیہ بیگم بیوہ نظر محمد خان ریجنٹ مقرر ہوئیں۔ جنہوں نے نہایت معقولیت سے ریاست کا انتظام کیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ منیر محمد خان جو نواب نظر محمد خان کے بھتیجے تھے۔ نواب سکندر بیگم صاحبہ دختر نواب مرحوم سے شادی کریں۔ لیکن منیر محمد خان جلدی ہی انتقال کر گئے اور ان کے چھوٹے بھائی نواب جہانگیر محمد خان نے نواب سکندر بیگم صاحبہ سے شادی کر لی۔ مگر سوئے اتفاق سے رئیسہ اور ان کے شوہر میں نااتفاقی ہو گئی۔ کیونکہ دونوں آزاد حکمرانی کے خواہاں تھے۔ چنانچہ نواب جہانگیر محمد خان نے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کے اقتدار کو کم کرنے کے لئے ایک سخت سازش کی۔ لیکن اس کے قبل از وقت ظاہر ہونے پر انہیں بھوپال چھوڑنا پڑا۔ اور برٹش گورنمنٹ نے درمیان میں پڑ کر نواب جہانگیر محمد خان کو حکومت اور نواب قدسیہ بیگم کو پنشن دے دی۔
نواب جہانگیر محمد خان کی صرف ایک صاحبزادی نواب سکندر بیگم صاحبہ کے بطن سے نواب شاہ جہاں بیگم صاحبہ تھیں۔

### نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے حقوق کی منظوری اور نواب سکندر بیگم صاحبہ کی تولیت

نواب جہانگیر محمد خان نے ۱۸۴۴ء میں انتقال کیا۔ اور ان کی جگہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے دعاوی حکومت تسلیم کئے گئے۔ اور نواب سکندر بیگم صاحبہ ریجنٹ مقرر ہوئیں۔ چنانچہ نواب سکندر بیگم صاحبہ نے نہایت کامیابی سے حکومت کی۔

### نواب شاہجہان بیگم کی شادی

نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی جو عربی فارسی میں اچھی لیاقت کی رئیسہ تھیں شادی ۱۸۵۵ء میں بخشی باقی محمد خان سے ہوئی۔ جنہیں "نواب امراؤ دولہ" کا خطاب دیا گیا۔ اور انتظام ریاست کی نسبت قرار پایا کہ تا بلوغت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نواب سکندر بیگم صاحبہ بدستور ریجنٹ رہیں۔
چونکہ نواب سکندر بیگم صاحبہ نے ایام غدر میں گورنمنٹ کو قیمتی امداد دی تھی اس لئے اس کے صلہ میں گورنمنٹ نے پرگنہ بیرسیہ جو پہلے دراصل بھوپال ہی کا ایک حصہ تھا اور گورنمنٹ نے اسے ریاست دھار سے ضبط کر لیا تھا۔ بھوپال کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ریاست میں شامل فرمادیا - اور نواب سکندر بیگم صاحبہ کو خطاب "جی سی ایس آئی" بھی عطا کیا گیا -

۱۸۶۷ء میں نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے شوہر نواب امراؤ دولہ بخشی باقی محمد خان نے انتقال کیا - اور ۱۸۶۸ء میں نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال پر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ باضابطہ طور پر سریر آرائے سلطنت ہوئیں تو آپ نے اپنی والدہ کی طرح بڑی قابلیت سے حکمرانی شروع کی -

۱۸۷۱ء میں نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کا عقدِ ثانی بمنظوری گورنمنٹ مولوی صدیق حسن خان صاحب کے ساتھ عمل میں آیا - جن کو بعد میں بطور اعزاز "نواب" کا خطاب دیا گیا - اور جو اول تو ایک حد تک انتظام حکومت میں مختار رہے - مگر بعد میں گورنمنٹ نے آپ کو کاروبار ریاست میں دخل دہی سے منع فرمادیا -

نواب شاہجہان بیگم کے عہد میں ریاست کے خرچ پر ۱۸۸۰ء میں ہوشنگ آباد سے بھوپال تک ریل بنی - ۱۸۸۱ء سے ریاست میں گزر نمک پر محصول بالکل معاف ہوا شاندار عمارات بنائی گئیں - شفاخانے کھولے گئے - مسجدوں کے متعلق باضابطہ اخراجات منظور ہوئے - اور مؤذن و امام رکھے گئے - سینکڑوں بیواؤں کو پنشنیں دی جانے لگیں - اور غربا کو روزانہ خیرات بٹنے لگی - آپ ہی کے عہد میں لارڈ لینسڈون پہلے وائسرائے مہمانِ بھوپال ہوئے - چنانچہ اس کے بعد ہمیشہ ہر وائسرائے بھوپال میں مہمان ہوتا ہے -

ایک شاندار مسجد کی تعمیر بھی آپ کے عہد میں شروع ہوئی - مگر افسوس ہے کہ آپ کی زندگی میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی - آپ آمدنی ریاست سے باضابطہ زکوٰۃ ادا فرماتی تھیں - مذہبی پردہ کی اس قدر پابند تھیں - کہ آخر عمر میں چہرہ پر ڈنبل نکل آنے سے سخت تکلیف ہوئی - مگر آپ نے مرد ڈاکٹر کو نہ دکھایا پر نہ دکھایا -

آپ نہایت فیاض رئیسہ تھیں - ایک دفعہ شملہ اور لاہور کا سفر کیا - چنانچہ ہر جگہ کی انجمنوں کو معقول امدادیں عطا فرمائیں -

آپ کا جون ۱۹۰۱ میں انتقال ہوا - جس پر آپ کی اکلوتی صاحبزادی نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ بالقابہم موجودہ فرمانروا مسند آرائے حکومت ہوئیں -

جو ۱۹ رجولائی ۱۸۵۸ء کی ولادت ہیں - ہر ہائینس عربی فارسی میں اعلیٰ اور انگریزی و پشتو میں خاصی قابلیت رکھتی ہیں جنکی تربیت زیادہ تر نواب سکندر بیگم صاحبہ کی نگرانی میں ہوئی - آپ کی شادی ۱۸۷۵ء میں ضلع مظفر نگر کے ایک معزز رکن احمد علی خان صاحب سے ہوئی - جو نسل افغانان مرزائی خیل میں سے تھے - جن کو بعد میں نواب نظیر الدولہ - احتشام الملک عالیجاہ سلطان نواب احمد علی خان صاحب کا خطاب ہوا - یہ صاحب بھی پورے وجیہ و شکیل - عالم و دانا - معاملہ فہم - بامروت اور فیاض رئیس تھے - جن سے ہر ہائینس کو پانچ اولادیں ہوئیں - تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں چنانچہ بفضلہ تینوں صاحبزادے یعنی نوابزادہ میجر نصر اللہ خان بہادر ولیعہد - نوابزادہ حاجی جنرل حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب سی ایس آئی - نواب زادہ کپتان حمید اللہ خان صاحب زندہ ہیں - مگر دونوں صاحبزادیاں انتقال کر گئیں -

ہر ہائینس نے نہایت لیاقت و قابلیت سے بمشورہ اپنے شوہر نواب احمد علی خان صاحب بہادر کاروبار ریاست انجام دینا شروع کیا - اور پہلے دونوں صاحبزادوں کی شادیوں کی تیاری شروع کی - لیکن ناگہانی طور پر نواب احمد علی خان بہادر کا انتقال پُر ملال رمضان ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء میں ہو گیا جس کے بعد تمام کاروبار شادی و ریاست صرف آپ دوشِ ہوش پر آپڑا - اور آپ نے بھی نہایت ہی استقلال سے پہلے تو دونوں صاحبزادوں کی شادی کے فرائض ادا کئے اور پھر نہایت غور و خوض سے کاروبار ریاست کو انجام دینا شروع کیا - آپ اپنے اجلاس میں پسِ پردہ تشریف فرما ہو کر جملہ کاغذات خود سنتیں اور ان پر مناسب حکم لکھوانے کے بعد کاغذات کو اپنے حضور میں طلب فرما کر صاد و دستخط فرماتی ہیں -

آپ کے عہد میں ریاست نے ہر حالت سے ترقی کی ہے - رعایا کی حالت سنبھلی - رعایائے بھوپال کے لڑکے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے معقول انتظامات ہوئے - زنانہ شفاخانے کھلے - بیواؤں کے نکاح کئے گئے - مشترکہ سرمایہ سے کاٹن جننگ فیکٹریاں اور سالٹ گراس پریس اور فلور ملز وغیرہ ریاست نے قائم کیں -

آپ ۱۹۰۳ء کے دربار کارونیشن میں معہ خدم و حشم شریک تھیں - دربار سے فراغت کے بعد آپ سفرِ حجاز کو معہ نوابزادہ کرنل حافظ عبید اللہ خان و حافظ حمید اللہ خان صاحبان و دیگر افسران سٹاف و خدمت گاران کے تشریف لے جاکر فریضۂ حج اور زیارت روضۂ رسولِ مقبول صلعم مشرف ہوئیں - افسوس کہ اس مبارک سفر میں عرب کے بدوؤں نے آپ کے قافلہ پر حملہ کیا - مگر خوشی کی بات ہے کہ آپ کے صاحبزادے کرنل حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب نے اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ بدوؤں کو پسپا ہونا پڑا -

جون ۱۹۰۴ء میں گورنمنٹ نے آپ کو "جی سی آئی ای" کے خطاب سے ممتاز فرمایا - اور موجودہ ہز امپیریل میجسٹی حضور ملک معظم جارج پنجم کی طرف سے تمغہ کا اعزاز بخشا گیا - جملہ وائسرایان و کمانڈر انچیفانِ ہند کے علاوہ حضور ملک معظم جارج پنجم بھی بزمانہ ولیعہدی بھوپال میں مہمان ہو چکے ہیں -

ہر ہائینس ۱۹۱۰ء میں سیاحتِ یورپ بھی فرما چکی ہیں - چنانچہ حضور ملک معظم جارج پنجم کی تقریب تاجپوشی پر بھی ولایت میں شریک دربار ہوئیں - اور حضور ملک معظم ملکہ الگزنڈرا - اور ملکہ میری سے بھی شرفِ ملاقات رکھتی ہیں - پھر آپ نے یورپ کے ممالک پیرس - لنڈن - بیڈنہم جنیوا فلسطین قسطنطنیہ اور مصر وغیرہ کی سیاحت فرمانے کے علاوہ وہاں کے اکثر فرمانرواؤں سے ملاقات بھی فرمائی ہے - چنانچہ حضور سلطان المعظم نے بہت سے گرانقدر تحایف بھی دیئے - دربار تاجپوشی ہندوستان کے موقعہ پر آپ کو امپیریل آرڈر کروان آف انڈیا کا خطاب ملا -

آپ نے "سفرنامہ حجاز" اور "گوہر اقبال" دو کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن کا ترجمہ انگریزی میں بھی ہو چکا ہے -

آپ بھوپال کے علاوہ ہندوستان کے تعلیمی کاموں میں بھی فیاضانہ امداد فرما چکی ہیں - چنانچہ علیگڑھ کالج - محمڈن یونیورسٹی ندوۃ العلماء مدرسہ دیوبند مدرسۂ نسواں علیگڑھ - زنانہ مدارس انجمن حمایت اسلام لاہور - مسجد شاہی لاہور معقول امداد پاتے ہیں اور عموماً زنانہ تعلیم کی پرلے درجہ کی حامی ہیں - چنانچہ دہلی میں ایک زنانہ کالج کی تحریک فرما کر معقول چندہ دیا ہے - اور لیڈی ہارڈنگ کے مجوزہ زنانہ طبی کالج میں بھی معقول امداد دی ہے -

لاہور میں تشریف آوری کے موقعہ پر انجمن حمایت اسلام لاہور کے ایک ڈیپوٹیشن کو شرف باریابی بخشا - (جس میں مؤلف کتاب ہذا بھی شامل تھا) اور برقعہ پہنے ہوئے کوئی آدھ گھنٹہ تک نہایت عالمانہ تقریر فرماتی رہیں - لاہور میں آپ نے "محمڈن لیڈیز ہال" کا سنگِ بنیاد بھی نصب فرمایا اور اس کے لئے گرانقدر عطیہ بھی دیا -"

بھوپال کی آخری مسلم فرمانروا خاتون نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ کے شاہی دربار ۱۹۱۱ء میں شرکت کا واقعہ بہت دلچسپ ہے چنانچہ "ورود شاہنشاہی" (مترجم قاضی عزیز الدین احمد خاں بہادر) کے صفحہ ۱۲۳ پر ریاست اندور کے جلوس کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے -

"اس کے بعد نواب بیگم بھوپال تھیں - ہندوستان کے طبقہ اُناث میں صرف یہی فرمانروا ہیں اور عجیب اتفاق ہے کہ سلسلۂ جانشینی میں یہ تیسری بیگم ہیں - جنہوں نے ریاست بھوپال کی حکمرانی کی ہے - ہر ہائینس اہلِ اسلام کی رسم و رواج پردے کے موافق عام لوگوں کے سامنے نہیں آسکتی تھیں - لہٰذا ایک ہلکے نیلے رنگ کا برقع پہنے تھیں اور ایک جواہرات کا سر پیچ زیب سر تھا - گاڑی میں چار گھوڑے تھے اور سائیس بھوری اور سنہری وردی پہنے ہوئے تھے - میجر پی اسپنس پولیٹیکل ایجنٹ اور ہر ہائینس کے فرزندِ اصغر نواب زادہ حمید اللہ خان ہمراہ تھے - گاڑی کے کوچ بکس پر ایک معمر راجپوت جن کے ہاتھ میں سنہرا عصا تھا بیٹھے ہوئے تھے اور بیگم صاحبہ کے پیچھے دو حبشی چنور لئے ہوئے تھے -

اردلی میں بھوپال کے وکٹوریہ لانسرز کا ایک دستہ تھا - جو ہندوستان کی امپیریل سروس کور میں نہایت مکمل اور زنانہ حال کے تمام ہتھیاروں سے مسلح ہے - آگے آگے وہ جھنڈا تھا جو ملکۂ وکٹوریہ مرحومہ نے ۱۸۷۷ء میں بھوپال کے فرمانروا کو عطا کیا تھا اور جس پر خاندانی نشان منقش تھے - جلوس میں تین اور گاڑیاں تھیں - اول میں نواب نصر اللہ خاں ولیعہد اور جنرل نواب زادہ عبید اللہ خاں فرزند دوم ہر ہائینس تھے"

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۴۴ء سے ۱۹۲۶ء تک بھوپال کی مثالی مسلم ریاست پر بیگمات حکمران رہیں اس دور میں مختلف مکاتیب فکر کے متعدد بزرگ اور علماء و صلحاء موجود تھے جن میں بعض اس مسلم ریاست کی برکات و فوائد سے بھی خوب متمتع ہوئے اور اس کے علمی و عملی کارناموں کی تعریف کی جو ان بیگمات کی علم نوازی، سلیقہ شعاری معاملہ فہمی اور انتظامی قابلیت و صلاحیت کا ناقابل تردید ثبوت ہے جو یورپ کے ترقی یافتہ طبقہ نسواں کے لئے بھی مشعلِ راہ ہے -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس منظر

# سری لنکا کے انتخابات

۱۹ ر نومبر کو جس روز پاکستان میں صوبائی انتخابات ہو رہے تھے اس روز سری لنکا کے مشرقی صوبے میں بھی پولنگ ہو رہی تھی۔ تاملوں کی دہشت گرد تنظیم ٹامل ٹائیگرز نے ان انتخابات کے بارے میں اعلان کر رکھا تھا کہ یہ انتخابات "غیر جمہوری دھوکہ اور ناقابلِ قبول" ہیں اس لئے کوئی تامل ان انتخابات میں نہ حصہ لے اور نہ ووٹ ڈالے۔ اس کے باوجود بعض تامل تنظیموں نے ان انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا۔ ان میں ایک پارٹی کا نام ایلام پیپلز ریولیشن فرنٹ ہے چونکہ اور کسی پارٹی نے ٹائیگرز کی دھمکی کی وجہ سے انتخابات میں حصہ نہ لیا اس لئے ایلام فرنٹ کے تمام نمائندے بلا مقابلہ کامیاب قرار پائے گئے۔

انتخابی عمل بظاہر تو حکومت نے مکمل کر لیا لیکن حکومت بھی جانتی ہے اور عوام بھی جانتے ہیں کہ جب تک ٹائیگرز ان انتخابات کو قبول نہیں کریں گے یہ انتخابات نہیں سمجھے جائیں گے۔ یہ انتخابات مشرقی صوبے کی کونسل کے لئے ہوئے تھے۔ تاملوں کو مطمئن کرنے کے لئے راجیو گاندھی اور جے وردھنے نے یہ فارمولا تیار کیا تھا کہ جن صوبوں میں تامل اکثریت میں ہیں وہاں صوبائی کونسلیں بنا دی جائیں جن کو زیادہ سے زیادہ داخلی اختیارات دے دیئے جائیں تاکہ وہ اپنی تہذیب و ثقافت اور زبان کی اپنی مرضی کے مطابق حفاظت کر سکیں لیکن تامل ٹائیگرز کا مطالبہ تھا کہ انہیں مکمل خود مختاری ملنی چاہیئے۔ اس مطالبے کو نہ سری لنکا کی اکثریتی سنہالی قوم تسلیم کرنے کو تیار ہے نہ حکومت اور نہ راجیو گاندھی۔ اس کا صاف مطلب چھوٹے سے سری لنکا کو دو حصوں میں تقسیم کرنا تھا۔

مشرقی صوبے کے انتخابات سے قبل شمالی صوبے میں بھی انتخابات ہوئے تھے لیکن ان کی صورت بھی ویسی ہی رہی تامل ٹائیگرز نے ان کے بائیکاٹ کا وہاں بھی اعلان کر دیا تھا اس لئے سوائے تامل فرنٹ کے اور کسی پارٹی نے ان میں حصہ نہیں لیا۔ اور عوام اس ڈر سے ووٹ ڈالنے نہ گئے مبادا تامل ٹائیگرز کی گولی کا نشانہ بن جائیں۔ چنانچہ جس طرح تامل فرنٹ کے امیدوار مشرقی صوبے میں کامیاب ہوئے اسی طرح وہ شمالی صوبے میں بھی کامیاب ہو گئے۔

مشرقی صوبے میں تاملوں اور سنہالیوں کے علاوہ مسلمان آبادی بھی پائی جاتی ہے مشرقی صوبے کے انتخابات میں مسلمانوں کی جماعت سری لنکا مسلم کانگریس کو اکثریتی نشستیں حاصل ہوئیں۔ سری لنکا مسلم کانگریس کو وجود میں آئے زیادہ مدت نہیں گزری۔ یہ جماعت ضرورت کی پیداوار ہے۔ جب مسلمان دہشت گرد تاملوں کا نشانہ بننے لگے تو انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ان کا مقابلہ منظم ہو کر ہی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مسلم کانگریس وجود میں آئی۔ اس جماعت کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ باوجودیکہ سری لنکا میں بھارت کی ۷۰ ہزار فوج موجود ہے لیکن تامل ٹائیگرز کی دہشت گردی کو یہ بھی نہیں روک سکی ہے بھارتی فوج کے دعوے کے مطابق اس نے ۷۰۰ دہشت گرد ختم کر دیئے ہیں۔ بھارتی فوج کے اندازے کے مطابق تامل ٹائیگرز تنظیم کی کمر ٹوٹ چکی ہے اس کے باوجود اس کے قریب ۱½ ہزار چھاپہ مار جنگلوں میں چھپے ہوئے ہیں اور انہیں جب بھی موقع ملتا ہے بھارتی فوج اور سنہالی آبادی پر حملہ کرتے ہیں۔ تامل ٹائیگرز اب تک قریب ۵۰۰ بھارتی فوجی ہلاک کر چکے ہیں ان کے ہاتھوں سنہالی افراد سینکڑوں کی تعداد میں موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ یہ کس انداز سے قتل کرتے ہیں اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ۴۳ سنہالی چھ دنوں میں ہلاک کئے۔

ایک طرف یہ انتہا ہے تو دوسری طرف خود سنہالی قوم میں ایک انتہا پیدا ہو چکی ہے سنہالی قوم سے بھی دہشت گرد اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ بھارتی فوج کو سری لنکا سے فوراً رخصت کیا جائے اور تاملوں کو ہرگز کوئی رعایت نہ دی جائے۔ ان کو سری لنکا میں رہنا ہے تو سنہالی اکثریت کے تابع ہو کر رہیں ورنہ بھارت چلے جائیں ان سنہالی دہشت گردوں کی تنظیم کا نام جے وی پی ہے یعنی پیپلز لبریشن فرنٹ۔ یہ تنظیم اصلاً کمیونسٹ ہے۔ اس کا نشانہ زیادہ تر حکمران پارٹی اور وہ سرکاری افسر ہیں جو بھارت کی فوج کو سری لنکا لائے ہیں ان کے ہاتھوں اب تک قریب ۵۰۰ سرکاری افسر اور حکمران پارٹی کے عہدیدار موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ انہوں نے جے وردھنے پر بھی قاتلانہ حملہ کیا تھا مگر وہ بال بال بچ گئے۔ اب ان کا مطالبہ ہے کہ حکمران پارٹی اقتدار سے علیحدہ ہو جائے۔ انہی کی دہشت گردی کی بناء پر جے وردھنے نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ سیاست سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ انتخابات میں جے وردھنے نے اپنی جگہ اپنے وزیر اعظم پریما داسا کو بطور امیدوار کھڑا کیا جن کے مقابلے میں سابق وزیر اعظم سری لنکا مسز بندرا نائیکے تھیں۔ پریما داسا یہ انتخاب جیت کر سری لنکا کے نئے صدر منتخب ہو چکے ہیں۔

# قابلِ غور

گزشتہ دنوں آپ نے الفضل میں حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے متعلق ایک مضمون پڑھا ہوگا۔ کتنے پیارے بزرگ کی کتنی پیاری باتیں تھیں۔ اگر آپ کبھی ان سے ملے ہوں تو آپ بھی اپنے دل کی کیفیت لکھئے۔ اور ان کی زندگی کے کسی پہلو پر روشنی ڈالئے ہم آپ کے شکریہ کے ساتھ آپ کی یادیں الفضل میں شائع کریں گے اور ہمارے جملہ قارئین آپ کے ممنون ہوں گے۔

ایک بات ہم بھی آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں (یہاں تک الفضل کی صحافتی بات تھی اس لئے ہم نے "ہم" کا لفظ استعمال کیا اب چونکہ ایک ذاتی بات کا ذکر کرنا مقصود ہے اس لئے اس "ہم" کو "میں" میں تبدیل کرتے ہیں)

میں ایک لمبے عرصہ کے بعد نائیجیریا سے واپس آیا تو بیت المبارک میں جمعہ کی نماز کے بعد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی فرمانے لگے کہ محترم حافظ صاحب کو پتہ چلا ہے کہ آپ واپس آ گئے ہیں اور وہ آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں۔ میں محترم بی ٹی صاحب (کہ وہ اسی طرح جانے جاتے تھے) کے ساتھ حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حافظ صاحب محترم بڑے پیار اور شفقت سے ملے۔ حال احوال پوچھا اپنے متعلق ایک دو باتیں کیں اور پھر فرمانے لگے۔

قادیان میں تھا تو ایک روز ایک شخص ایک چھوٹی سی نظموں کی کتاب اور ایک خط دے گیا۔ خط کھولا تو احساس ہوا کہ یہ نام تو ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے۔ اس شخص کے کچھ مضامین چھپے ہیں جن کی زبان اور محاورہ اور طرز استدلال بالکل مجھ ایسا تھا۔ میں نے کسی سے کہا کہ فوراً جاؤ اور اس شخص کو بلا کر لاؤ۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ لیکن وہ جلدی جلدی چلے گئے۔ اور میں ان سے نہ مل سکا۔ اس کے بعد بھی ایک دو دفعہ پیغام بھیجا لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ یہ آپ کے والد صاحب تھے اور آپ کی کتاب "اشارے" (نظموں کا مجموعہ) دے گئے تھے کہ اس پر تبصرہ کر دوں۔ بعد میں جو ملاقات نہ ہو سکی وہ غالباً اس لئے کہ انہوں نے سوچا ہوگا کہ تبصرہ کے لئے کتاب دی تھی۔ اس کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں۔ مغرور سا آدمی لگتا ہے۔ حالانکہ بات بالکل مختلف تھی۔ میں نے سوچا کہ میں ایک احمدی ہوں اور ایک احمدی کی شاعری پر تبصرہ کروں تو اس کی کیا وقعت ہوگی میں نے "اشارے" کا ورق ورق الگ کیا اور ایک ایک ورق ہندوستان کے چوٹی کے شعراء کو بھیج دیا کہ اس پر تبصرہ کریں۔

حافظ صاحب فرمانے لگے وہ تبصرے آئے ہوئے ہیں۔ لاہور میری کتابوں میں پڑے ہیں کبھی لاہور گیا یا کتابیں یہاں منگوا سکا تو وہ تبصرے آپ کو دکھاؤں گا۔ (محترم حافظ صاحب نے ان تبصروں کے متعلق اچھے ہی خیالات کا اظہار کیا)

اس کے بعد نہ حضرت حافظ صاحب لاہور جا سکے اور وہ تبصرے یہاں لائے جا سکے لیکن میرے لئے یہی بات باعث فخر ہے کہ حضرت حافظ صاحب نے "اشارے" پر تبصرہ کے لئے ہندوستان کے چوٹی کے شعراء سے رابطہ پیدا کیا اور وہ تبصرے انہیں مل بھی گئے۔ میری وہ پہلی کتاب تھی اور تھی بھی مختصر سی لیکن حضرت حافظ صاحب نے خاکسار کی دلداری کے لئے کتنا بڑا قدم اٹھایا۔ اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی خیال آتا ہے کہ اب حضرت حافظ صاحب تو ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ کیا کسی نے انکی جگہ لی ہے۔ کیا کوئی جگہ لینے کی تیاری کر رہا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو اس قابل بنا رہا ہے کہ وہ کام کر سکے جو حضرت حافظ صاحب کیا کرتے تھے۔ خدا کرے کہ ہم میں کبھی خلا نہ پیدا ہو ایک جائے تو کئی اور اس کی جگہ لینے کے قابل ہوں۔ ویسے بات قابل غور ہے کہ اس سلسلہ میں ہمیں کس رنگ میں کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم کس طرح خود جوہر قابل بنیں اور دوسروں کو اوپر اٹھانے کی کوشش کریں۔ کوئی بات آپ کے ذہن میں آئے تو ہمیں بتلایئے۔ تاکہ ہم بھی غور کر سکیں۔

(نسیم سیفی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

### سائنس کی دنیا

# خلاء میں نئے سفر کی تیاریاں

امریکہ کا غیر انسان بردار خلائی پروجیکٹ گلیلیو ۱۹۸۹ء سیارہ مشتری کی جانب اپنے ۲ ارب ۳۰ کروڑ میل کے سفر کا آغاز کر کے آٹھ برسوں میں اپنے مشن کی تکمیل کریگا۔ خلائی شٹل سے چھوڑے جانے کے بعد خلائی جہاز گلیلیو سیارہ زہرا کے قریب سے ایک مرتبہ اور کرہ ارض کے قریب سے دو مرتبہ گزرے گا۔ اس طرح وہ سیارہ مشتری کی جانب پرواز کے لئے رفتار میں اضافہ کرے گا۔ راستے میں دو شہابہائے ثاقب کا مشاہدہ کرنے کے بعد مشتری کے قریب پہنچ کر یہ ایک فضائی پروب اس کی جانب چھوڑیگا اور پھر مشتری کے مدار سے دو سال تک ڈاٹا نشر کرتا رہے گا۔

امریکہ کے خلائی ادارے ناسا نے سیارہ مشتری کی چھان بین اور خلائی اسٹیشن کے قیام کے منصوبوں کا اعلان کردیا ہے۔ اس طرح خلا کی جانب سفر کے دروازے دوبارہ کھول دیئے گئے ہیں۔

دو سال بیشتر خلائی شٹل چیلنجر کے دلخراش حادثے کے بعد امریکہ کا خلائی پروگرام اس کیفیت میں آگیا تھا کہ حکام یہ بتاتے ہوئے بھی شرماتے تھے کہ یہ پروگرام دوبارہ کب شروع کیا جائیگا۔ نئی مہمات کا تو ذکر ہی کیا۔ اگرچہ شٹل کے پروگرام کو دوبارہ شروع کرنے میں تو کم از کم چھ ماہ لگ جائیں گے تاہم ناسا کے افسران نے دسمبر ۸۷ کے پہلے ہفتے میں چیلنجر کے حادثے سے قطع نظر اگلی دہائی کے لئے دو حوصلہ مند منصوبوں کا اعلان کر ہی دیا۔ اس خلائی ادارے نے اعلان کیا کہ یہ ۱۹۸۹ء میں اپنے طویل تاخیر شدہ غیر انسان بردار گلیلیو پروجیکٹ کو ۲ ارب ۳۰ کروڑ میل کے فاصلے کے سفر پر سیارہ مشتری کی جانب روانہ کرے گا۔ توقع ہے کہ یہ مشن ۸ سال تک روبہ عمل رہے گا۔ ناسا نے اپنے طویل عرصے پہلے تیار کردہ خلائی اسٹیشن کے منصوبے کی تشکیل کے لئے چار ٹھیکے بھی دے دیئے ہیں۔ یہ خلائی اسٹیشن خلاء میں امریکہ کی پہلی خلائی چوکی ہوگی۔

اگرچہ ان میں سے ہر پروجیکٹ سے ہیجان انگیز توقعات وابستہ ہیں تاہم ان توقعات سے کم تر ہیں جو ماہرین خلا نے ناسا سے وابستہ کر رکھی ہیں۔ بہرحال ان دونوں پروجیکٹوں کا انحصار شٹل پروگرام کی دوبارہ صحتیابی پر ہے کیونکہ خلائی شٹل کو ہی سیارہ مشتری کی جانب بھیجے جانے والے گلیلیو مشن کے سلسلے میں استعمال کیا جائیگا اور خلائی اسٹیشن کے لئے اجزاء اور سامان کی فراہمی بھی اسی کے ذریعے ممکن ہو سکے گی۔ بجٹ کی دستیابی بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کریگی۔

دسمبر ۱۹۸۷ء کے پہلے ہفتے میں ناسا کے اعلانات پر بیرونی دباؤ کی واضح نشاندہی ہوتی ہے گلیلیو مشن کے لئے تو ۱۹۸۹ء کے موسم خزاں میں توقعات یقینی ہیں۔ جہاں تک خلائی مہم کا معاملہ ہے تو فی الحال ناسا کے ایڈمنسٹریٹر جیمس فلیچر کو ٹھیکے کے حصول کے لئے مقابلہ کرنے والی ان فرموں کا سامنا ہے جن میں ہر ایک ابتدائی ڈیزائن کے نمونوں پر تقریباً ۵ ملین یعنی ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر خرچ کر چکی ہے۔ گلیلیو مشن یعنی سیارہ مشتری کی چھان بین کے پروگرام پر عمل ۱۹۸۲ء میں کیا جانا تھا۔ اب اس پروگرام میں نئی خصوصیات شامل کر دی گئی ہیں۔ یہ خصوصیات خلائی جہاز کے لئے زہرہ اور زمین کی کشش ثقل کا استعمال ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ وہ راکٹ جو شٹل سے خلائی جہاز کو اپنی منزل کی جانب لے جانے کیلئے فائر کیا جائیگا۔ خطرناک نتائج کا ذمہ دار ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ اس جگہ ایک ٹھوس ایندھن والے بوسٹر کو استعمال کیا جائے گا۔ دوسری تبدیلی یہ کی گئی کہ گلیلیو مشن کے خلائی جہاز پر سونے کا ایک اور استر چڑھا دیا گیا تاکہ یہ سیارہ زہرا کی فضا کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی عظیم تر حرارت کا مقابلہ کر سکے۔

سیارہ مشتری کی جانب اپنے طویل سفر کے دوران خلائی جہاز گیسپرا اور آئیڈیا نامی دو سیارچوں ASTEROIDS سے ۶۲۰ میل کے فاصلے کی دوری سے گزرے گا جو سیاروں کے درمیان سفر کرتے ہوئے اتنے قریب سے گزرنے کا پہلا تاریخی واقعہ ہوگا۔ ۱۹۹۵ء کے آخر میں جب خلائی جہاز گلیلیو مشتری سے صرف ۵ ماہ کی مسافت پر رہ جائیگا تو اس سے ایک ۷۴۰ پاؤنڈ وزنی پروب سیارہ مشتری کی جانب چھوڑی جائیگی۔ انسان کی بنائی ہوئی یہ پہلی شے ہوگی جو سیارہ مشتری کی گیس آمیز فضا میں پہلی مرتبہ داخل ہوگی اس میں جو آلات نصب ہوں گے ان سے توقع ہے کہ وہ مشتری کی فضا کے بارے میں تقریباً ۷۵ منٹ تک مواد فراہم کرکے اس کی فضا کے بہت زیادہ دباؤ کے زیر اثر خاموش ہو جائیں گے اس کے بعد گلیلیو مشتری کے دو سالہ طویل مدار میں اپنی جگہ لے لے گا اور اس سیارے اور اسکے چاندوں میں سے چار کے بارے میں تفصیلی مشاہدہ کرے گا۔

خلائی اسٹیشن پر لاگت کا تخمینہ تیس ارب ڈالر ہے یہ سائنسی، تجارتی اور ممکنہ طور پر دفاعی امور کے لئے ایک تحقیقاتی لیبارٹری ثابت ہوگا۔ ساتھ ہی سیاروں کی چھان بین کے لئے ایک بیس کا کام بھی کریگا اس سلسلے میں دسمبر ۱۹۸۷ء کے پہلے ہفتے میں اس کی تشکیل کے ٹھیکے دیئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے بوئنگ کمپنی کو ۷۵۰ ملین ڈالر کا میکڈانلڈ ڈگلس کو ۱٫۶۹ بلین یا ۱٫۶۹ ارب ڈالر کا ٹھیکہ، راک ویل انٹرنیشنل کو ۱٫۶۴ ارب ڈالر کا اور جنرل الیکٹرک کمپنی کو ۸۰۰ ملین یا ۸۰ کروڑ ڈالر کا ٹھیکہ دیا جا چکا ہے۔ اس خلائی اسٹیشن کے لئے ۲۰۰ ٹن وزنی سامان مدار میں پہنچانے کے لئے خلائی شٹل کے ۱۹ مشن درکار ہوں گے۔ یعنی ان مشنوں سے چھ کم جو ۱۹۸۱ سے اب تک لگائے جا چکے ہیں۔

ناسا کے خلائی اسٹیشن کے قیام کے بارے میں اب بھی شک و شبہات پائے جاتے ہیں کیونکہ اب بھی بہت سے سائنسدان اس منصوبے سے متفق نہیں۔ کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ ناسا جن تجربات کا تصور اپنے ذہن میں رکھے ہوئے ہے ان میں سے بیشتر کو غیر انسان بردار خلائی جہازوں کے ذریعے انجام دیا جا سکتا ہے۔

لیکن خلاء میں ایک امریکن لیبارٹری کے قیام کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جس دن ناسا کے ایڈمنسٹریٹر مسٹر فلیچر نے امریکہ کے خلائی اسٹیشن کے ٹھیکوں کا اعلان کیا اسی دن روسی خلائی اسٹیشن میر MIR کے کمانڈر نے خلائی اسٹیشن پر مسلسل قیام کے ۳۰۰ یوم پورے کر لیئے "میر" دنیا کا پہلا خلائی اسٹیشن ہے۔

چونکہ اس مضمون میں سیارہ مشتری کا ذکر آیا ہے تو قارئین کو اس بارے میں کچھ بتا دینا ضروری ہے۔ مشتری نظام شمسی کا پانچواں سیارہ ہے جبکہ آفتاب کی جانب سے شمار کرتے ہوئے زمین نظام شمسی کا تیسرا اور مریخ چوتھا سیارہ ہے کمیت اور جسامت کے لحاظ سے یہ نظام شمسی کے نو سیاروں میں سب سے بڑا ہے درحقیقت اس کے اندر جو مادہ موجود ہے وہ آٹھ سیاروں، طفیلی سیارچوں (چاندوں) اور فضا میں موجود اس تمام دھول اور گیس سے زیادہ ہے جو آفتاب کو چھوڑ کر نظام شمسی میں موجود ہے نظام شمسی کے تمام مادے میں آفتاب اور مشتری کا حصہ ۹۹٫۹ فی صد ہے۔

مشتری (JUPITER) کا استوائی قطر ۸۹۰۰۰ میل ہے جبکہ قطبی قطر (POLAR DIAMETER) ۸۴۰۰۰ میل ہے۔ مشتری نظام شمسی کا سب سے روشن سیارہ ہے آفتاب کی طرح مشتری بھی ہائیڈروجن اور ہیلیم گیسوں پر مشتمل ہے۔ حجم کے لحاظ سے اس کی فضا کا ۸۵ فیصد حصہ ہائیڈروجن پر مشتمل ہے اور ۱۵ فی صد ہیلیم پر مشتمل ہے۔ اس میں امونیا اور میتھین گیسیں بھی کسی قدر موجود ہیں۔ اس کی اوپر کی فضا میں امونیا کی قلمیں پائی جاتی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی فضا چند سو میٹر موٹی ہے جس کی سطح پر نمی کی تہہ جمی ہوئی ہے۔

(بشکریہ عملی سائنس جنوری ۱۹۸۹ء ص ۵۱، ۵۲)

---

## دُعا

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلوب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے" (ایام صلح ص۷)

---



## آپ کی اولادوں کیلئے

اپنی اولادوں کے دلوں میں دین کی رغبت پیدا کرنا اور اسے دیندار بنانا بھی ایک رنگ میں صدقۂ جاریہ ہے اور دینی رغبت پیدا کرنے کیلئے دینی لٹریچر کا مطالعہ ضروری ہے۔ بغیر اس کے دین سے رغبت پیدا نہیں ہو سکتی۔

الفضل اس بارہ میں آپ کا بہت بڑا معاون اور مددگار بن سکتا ہے۔ آپ اپنے گھر الفضل منگوا کر اپنی اولاد کے دلوں میں دین کی رغبت پیدا کرنے کا سامان کیجیئے۔ یہ آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو گا۔ (مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات واعلانات

## تقاریب نکاح ورخصتانہ

۱۶ر نومبر ۱۹۸۸ء کو خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ امتہ النصیر قدسیہ کا نکاح عزیزم راجہ محمود احمد صاحب ابن راجہ محمد حسین صاحب سابق محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ساکن طاہر آباد ربوہ کے ہمراہ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی

میری دوسری بیٹی عزیزہ امتہ الکریم قمر کا نکاح عزیزم عبدالقدوس ابن مکرم برادرم عبدالحق صاحب خادم ساکن میرا بھڑکا میرپور آزاد کشمیر سے مبلغ سات ہزار مہر پر مکرم ومحترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء کو پڑھایا اور ۲۹/ دسمبر ۱۹۸۸ء کو خاکسار کے کوارٹر نمبر ۲۶ صدر انجمن احمدیہ میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ جس میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

ان دونوں تقریبات میں جہاں صدر انجمن احمدیہ کے بعض ناظر صاحبان اور وکلاء تحریک جدید اور کارکنان اور دوست شریک ہوئے وہاں ازراہ شفقت خاندان حضرت اقدس کی خواتین مبارکہ نے بھی شرکت فرما کر بچیوں کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

قارئین الفضل اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے

بشیر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ

## درخواست دعا

• خاکسار شدید بیمار رہے اور فضل عمر ہسپتال میں میں زیر علاج ہے نیز میری بچی عزیزہ ساجدہ شاہین بھی بیمار رہے۔ احباب سے ہم دونوں باپ بیٹی کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

ڈاکٹر غلام محمد حسن پینشنر۔ معلم وقف جدید چک نمبر ۱۶۶ ر مراد

• خاکسار کی ہمشیرہ بشریٰ نسرین چند روز سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتیاب کرے۔

مظفر احمد باجوہ ایڈووکیٹ۔ چونڈہ

• ملک محمد دین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ترگڑی چند ماہ سے بیمار ہیں ڈسٹرکٹ ہسپتال گوجرانوالہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کے مثانہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک احمد ظفر ترگڑی

• میرے بیٹے کی اپنڈکس کی غدود پھٹ گئی بعد ازاں سول ہسپتال میں اس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ڈاکٹر نصیر احمد۔ پڈعیدن

• میرے بھائی مکرم چوہدری لطیف احمد گھمن صاحب کی دائیں ٹانگ میں شدید درد ہے اُٹھنا بیٹھنا محال ہے۔ تمام احباب سے ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

نعیمہ روحی۔ کوٹ کرم بخش

• میرے ماموں سجاد کامران گیس کی وجہ سے عرصہ ۶ ماہ سے بیمار ہیں۔ اور احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

وسیم احمد۔ دارالنصر غربی ربوہ

• خاکسار کی بھانجی عزیزہ حمیرا صدیقی مقیم مغربی جرمنی کی آنکھ کا اپریشن ۱۶ ر جنوری کو ہوا ہے احباب سے اس کی بینائی کے بحال ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نفیس الدین مبشر۔ ربوہ

• میری والدہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب دہلوی حال مقیم کینیڈا کافی عرصہ سے بیمار رہیں انکے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز والد صاحب بھی بیمار اور پریشان ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نعیم الرحمن۔ جیکب لائن کراچی

• میری اہلیہ "عزیزہ بیگم" (والدہ محمود مجیب اصغر انجینئر) بعمر ۶۶ سال ۱۴ر جنوری ۱۹۸۹ء کو بوقت ۲½ بجے یکدم دل کے حملہ سے وفات پاگئی ہیں۔ نماز جنازہ بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید وسیکرٹری نصرت جہاں منصوبہ نے دعا کروائی۔

اہلیہ صاحبہ پنجوقتہ نماز گزار، تہجد پڑھنے والی، صفائی پسند، موصیہ تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ دینے والی خاتون تھیں انہوں نے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں اور ان کی تربیت سے وہ سب خدا کے فضل سے احمدیت کے شیدائی ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنی رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔

فضل الرحمن بسمل 5/4 دارالصدر شمالی ربوہ۔

## ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی توجہ کیلئے

ربوہ مرکز احمدیت میں احمدیہ ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن قائم ہے۔ اور خدمت خلق کا بہترین کام سرانجام دے رہی ہے۔ وہ احمدی ہومیوپیتھک ڈاکٹر جو ابھی تک ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں بنے وہ فوری طور پر مکرم صوفی علی محمد صاحب جنرل سیکرٹری صوفی ہومیو شفاخانہ اقصیٰ روڈ ربوہ کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ اور اپنے اپنے پتہ جات سے مطلع فرماویں۔

ابو المنیر نور الحق صدر ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن ربوہ

## سیکرٹریان تعلیم توجہ فرمائیں

مڈل اور میٹرک کے سالانہ امتحان بہت قریب آرہے ہیں۔ ہر جگہ پر سیکرٹریان تعلیم امیر اور صدر کے مشورہ کے ساتھ اوران کی ہدایات کی روشنی میں کمزور طلبہ، طالبات کے لئے فری کوچنگ کلاس کا انتظام کریں۔ اور اس کی رپورٹ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو بھی بھجوائیں۔

ناظر تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

## "یہ دفتر (دفتر اول تحریک جدید) ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ ہو جائے"

(ارشاد امام ایدہ اللہ تعالیٰ)

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اول کے مجاہدین کے کھاتوں کا زندہ رکھنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ وہ نہ صرف مجاہدوں کے ورثاء کی توجہ کا مستحق ہے۔ بلکہ جماعت کا ہر فرد اس کا مخاطب ہے اس لئے جو مجاہدین اولاد کی نعمت سے محروم رہے یا کسی اور وجہ سے ان کے کھاتوں کو بحال کرنا ممکن نہیں رہا۔ ان کی فہرست کی ایک قسط درج ذیل ہے

حضور ایدہ اللہ کے اس بابرکت منصوبہ میں شمولیت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے جو مخیر احباب ان کھاتوں کو بحال کروانے میں حصہ لے سکتے ہیں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مکرم منشی برکت علی صاحب پنشنر مع اہلیہ ربوہ
۲۔ مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب فیروز پوری ربوہ
۳۔ مکرم مولوی نعمت اللہ صاحب آف کھارا ربوہ
۴۔ " مولوی غلام نبی صاحب مصری ربوہ
۵۔ " مولوی محمود احمد خلیل صاحب شاہ پوری
۶۔ " شیخ جان محمد صاحب سیالکوٹ
۷۔ " نبی بخش تھہے خان صاحب سمبڑیال سیالکوٹ
۸۔ " ملک عبدالعزیز صاحب چک نمبر ۲۴۴/۵ ساہیوال
۹۔ " چوہدری منیر احمد صاحب علی پور ضلع خانیوال۔

وکیل المال اول تحریک جدید

## واہ کینٹ / ٹیکسلا میں نمائندہ الفضل کا تقرر

واہ کینٹ اور ٹیکسلا کے احباب کی سہولت کے لئے مکرم فیاض احمد صاحب کو الفضل کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ نئی خریداری، توسیع اشاعت الفضل حصول اشتہارات و دیگر امور کے لئے ان سے رابطہ قائم کریں۔ ہر قسم کی ادائیگی کر کے ان سے رسید حاصل کریں، اور ہر قسم کا تعاون فرمائیں۔ ہر جمعہ فیاض احمد صاحب احمدیہ دارالحمد واہ کینٹ میں مل سکیں گے۔

مینجر الفضل

## تقرر نمائندہ ماہنامہ انصار اللہ برائے لاہور

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار لاہور کو نمائندہ ماہنامہ انصار اللہ برائے لاہور مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے۔

دوستوں سے تعاون کی درخواست ہے

مینجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

## اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈیمی کے زیر اہتمام خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے تعلیمی سال سے جونیئر سیکشن میں دو نئی کلاسز کا اجراء ہو رہا ہے۔ جو کہ امسال ابتدائی "PREP" اور جماعت اول (CLASS ONE) پر مشتمل ہوں گی۔

سینئر کلاسز میں داخلہ صرف کلاس ششم میں ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ داخلہ فارم اور پراسپیکٹس کے لئے اکیڈیمی کے دفتر سے رابطہ کریں۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈیمی۔ پی۔ او بکس ۳۹ ربوہ

## ضرورت لیڈی ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈیمی کے زیر اہتمام نئے سال سے جونیئر سکول میں خدا کے فضل سے نئی کلاسز کا اجراء ہو رہا ہے۔ پرائمری سیکشن کے لئے بی۔ اے بی۔ ایس سی لیڈی ٹیچرز (خواتین اساتذہ) کی اسامیاں پر کرنے کے لئے خواہشمند خواتین سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھانے کا تجربہ۔ انگریزی بولنے میں دسترس رکھنے والی خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں (انگریزی میں درخواست کنندہ کے ہاتھ سے تحریر کردہ) اسناد اور سرٹیفکیٹس کی فوٹو کاپیوں کے ساتھ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن کے نام بھجوائیں۔ درخواست پر اپنا پورا پتہ لکھیں۔

چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گوجرہ نے
# کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کے مقدمہ میں ملوّث ملزم کو بری کر دیا

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ جنگ)۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج محمد ارشد خان نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کے مقدمہ میں ملوّث گوجرہ کے ایک قادیانی منیر احمد کی اپیل منظور کرتے ہوئے ماتحت عدالت کی طرف سے دی گئی سزائے قید و جرمانہ کو ختم کر دیا ہے اور اپیل کنندہ کو بری کر دیا ہے۔

گوجرہ پولیس نے ملزم منیر احمد قادیانی کے خلاف ملک مشتاق احمد کی عدالت میں زیر دفعہ ۲۹۸۔سی مقدمہ کا چالان پیش کیا تھا جسکی سماعت کے بعد مجسٹریٹ ملک مشتاق احمد نے اسے ایک سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا دی تھی منیر احمد نے اس فیصلہ کے خلاف ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں اپیل دائر کی جس میں فاضل جج نے اپیل کنندہ کے وکلاء چوہدری خالد محمود اور خواجہ سرفراز احمد کے دلائل سننے کے بعد اسے بری کر دیا۔ (روزنامہ جنگ ۱۹ر جنوری ۱۹۸۹ء)

# ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ / زعما مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے

جیسا کہ پہلے بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ یہ سال انتخابات کا سال ہے۔ زعماء مجالس کے انتخابات کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں لیکن ابھی بہت سے انتخابات باقی ہیں۔ براہِ مہربانی اپنے ضلع کی تمام مجالس کے انتخابات مکمل کر کے مرکز میں اطلاع کریں یہ انتخابات ۳۱ر جنوری تک مکمل ہو جانے چاہئیں۔ جن مجالس کے زعماء کی منظوری پہنچ چکی ہے۔ وہ فوری طور پر اپنی عاملہ کی فہرست بغرض منظوری صدر محترم کی خدمت میں بھیجیں۔ ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ بھی اپنی عاملہ کی فہرست بغرضِ منظوری صدر محترم کی خدمت میں بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

# جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

اخبار الفضل جماعت احمدیہ کے لئے علمی و روحانی مائدہ ہے اس لئے احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ بشرطِ استطاعت خود اخبار خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ اگر کوئی جماعت ایسی ہے کہ جہاں پر خطبہ نمبر بھی نہیں جا رہا تو دفتر الفضل ایسی اطلاع ملنے پر فوراً ایک سال کے لئے ایسی جماعت کے نام خطبہ نمبر جاری کر دے گا۔

(مینیجر)

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو
(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)


انفلوئنزا ٹیبلٹس
INFLUENZA TABLETS
پیکنگ ۱۰۰ ٹیبلٹس قیمت ۱۰/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس: ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷



احباب جماعت کو الفضل کے
دوبارہ اجراء (و نئے سال کی
مبارک باد
جماعت احمدیہ واہ کینٹ


# خبریں

★ گزشتہ روز مسٹر جارج بش نے اپنے عہدۂ صدارت کا حلف اٹھایا وہ امریکہ کے ۴۱ ویں صدر ہیں۔ جارج بش نے عہدۂ صدارت سنبھالنے کے بعد خطاب کیا۔ ان سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے حلف لیا۔

★ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ علاقائیت پرستی مارشل لاء کے دور کی نشانی ہے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔

★ قائداعظم کی زندگی پر بننے والی فلم کا سکرپٹ ۸۰ فیصد مکمل ہو چکا ہے خیال ہے کہ یہ فلم ۱۹۹۱ء تک مکمل ہو جائے گی۔ فلم پر ۹۵ لاکھ ڈالر خرچ آ رہا ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ اس کی نمائش سے ۳۰ کروڑ ڈالر کی آمدنی ہو گی۔

★ پاکستان عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ اس وقت عملاً ملک میں صدارتی راج نافذ ہے اس لئے ضروری ہے کہ ملک کا نیا آئین بنایا جائے۔

★ ایرانی مذہبی رہنما مسٹر آیت اللہ حسین علی منتظری کو ایران کے اعلیٰ ترین روحانی پیشوا آیت اللہ خمینی کا جانشین مقرر کر دیا گیا ہے۔

★ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جب مختصر دورہ پر فیصل آباد آئیں تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پولیس کو زبردست ہجوم پر قابو پانے کے لئے لاٹھی چارج کرنا پڑا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ آج میں اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہوں کہ آج پاکستان کی کسی جیل میں ایک بھی سیاسی قیدی نہیں انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت سیاستدانوں کے گھر پر چھاپے نہیں مارے گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی سرحد کے بعد ملک کے دوسرے حصوں میں بھی پیپلز پارٹی کے لئے اراکین اسمبلی کی حمایت میں اضافہ ہو گا۔

★ وزیراعظم بے نظیر بھٹو امریکہ برطانیہ اور فرانس کا دورہ کریں گی۔ یہ دعوت انہیں متعلقہ ملک کے سفیروں نے دی ہے۔

★ پاکستان کے دو ماہرین آثار قدیمہ نے جھنگ میں بہت ترقی یافتہ تہذیب کے نشانات تلاش کئے ہیں۔ ان آثار کی نوعیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نامعلوم تہذیب کے قدیم یونان اور قدیم روم سے تعلقات تھے

★ پنجاب میں ضمنی انتخابات کے بعد وزیر اعلیٰ نواز شریف کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرنے کے امکان کا جائزہ لینے کیلئے پیپلز پارٹی کی ہائی کمان نے صلاح مشورے شروع کر دیئے ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق اسلامی اتحاد کے کئی رہنما اتحاد سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ اس ضمن میں بعض گروپ پیپلز پارٹی سے رابطہ کر رہے ہیں

★ ویسٹ انڈیز کرکٹ ٹیم کے کپتان ویوین رچرڈز نے کہا ہے کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ ویسٹ انڈیز کی کرکٹ کی ۶۰ ویں سالگرہ کے موقع پر اپنی قوم کو ایک منفرد تحفہ پیش کروں گا میں نے ورلڈ سیریز کرکٹ ٹورنامنٹ جیت کر وہ وعدہ پورا کر دیا ہے

## لاہور کے احباب متوجّہ ہوں

لاہور کے جن احباب کو الفضل اخبار نہیں ملتا وہ لاہور میں ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب فون نمبر ۵۲۶۸۷ — ۶۳۸۴۹ یا محمد عارف نجمی ایجنٹ اخبار الفضل لاہور کوارٹر ۱۵۔ چڑیا گھر۔ سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر)

## افریقہ کی اہمیت

افریقہ کی اہمیت سے اب کون انکار کر سکتا ہے لیکن اس سے بھی کسی کو انکار ممکن نہیں کہ ابھی وہاں کے باشندوں کو ہر قسم کی مدد کی ضرورت ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ نے افریقہ کو مدد کے لئے ساری احمدیہ جماعت کو دعوت دی ہے کہ جن کے پاس جو چیز بھی ہے وہ افریقی بھائیوں کو سکھائے۔ وقف عارضی پر جا کر یا ویسے ہی اپنے آپ کو وقف کر کے۔

کیا اس سلسلہ میں آپ کوئی مدد کر سکتے ہیں۔ کیا آپ نے اپنا نام حضور انور کی خدمت میں پیش کیا ہے؟

یہ صرف یاد دہانی ہے